اِنْباءُ المُصْطفٰی بحالِ سِرّ و اَخفٰی

علمِ غیبِ رسول ﷺ

مصنف

اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

دارالقلم جامع مسجد نور

محلہ سید پاک گلہ حمید والا صدیق اکبر ٹاؤن (ڈھلے) گوجرانوالہ

055-4440041-0300-6522335

اِنْبَاءُ الْمُصْطَفٰی بِحَالِ سِرٍّ وَّاَخْفٰی

مصنف
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح و تخریج
قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

دار العلم جامع مسجد نور
محلہ رستیہ پارک گلہ حمید والا صدیق اکبر ٹاؤن (ڈھلے) گوجرانوالہ
055-4440041-0300-6522335

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نام رسالہ: علم غیب رسول ﷺ

مصنف: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تصحیح وتخریج: قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

صفحات: ۳۲

اشاعت اول: ستمبر ۲۰۰۶

ناشر: دار القلم گوجرانوالہ

ادارہ کا قیام خالص تبلیغ واشاعت دین کی خاطر کیا گیا ہے جس میں خاص طور پر عوام الناس کو دینی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے لئے دینی لٹریچر کو عام کیا جائے گا۔

ادارہ میں علماء اور عوام الناس کے ذوق مطالعہ کیلئے فری لائبریری کا اجراء بھی ہو چکا ہے مطالعہ کا ذوق رکھنے والے ہر روز مغرب تا عشاء تشریف لا کر اپنے ذوق کو پورا کریں۔

ادارہ میں عوام الناس کی سہولت کے لئے اس بات کا بھی انتظام کیا گیا ہے کہ وہ اپنے دینی مسائل کے بارے میں خود تشریف لا کر یا بذریعہ فون جوابات حاصل کر سکیں۔

وقت: جمعۃ المبارک، مغرب تا عشاء، اتوار، مغرب تا عشاء

رابطہ کے لئے فون نمبر: 4440041

اس رسالہ کو ادارہ کے زیر اہتمام محترم جناب عبد الغنی بٹ صاحب نے اپنے والدین اور محترم جناب غلام سرور بٹ صاحب اور محترم جناب محمد ایوب بٹ صاحب نے اپنے نانا جان کے ایصال ثواب کے لیے چھپوا کر فی سبیل اللہ تقسیم کرایا ہے اللہ تعالیٰ ان کے والدین کی بخشش و مغفرت فرما کر ان کے درجات کو بلند فرمائے آمین۔

اگر کوئی صاحب ذوق اس رسالہ کو اپنے علاقہ میں تقسیم کرنے کے لئے چھپوانا چاہے تو ادارہ سے رابطہ کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

مسئلہ: ازدہلی چاندنی چوک، موتی بازار مرسلہ بعض علمائے اہلسنت ۲۱ ربیع الاول شریف ۱۳۱۸ھ

حضرات علمائے کرام اہلسنت کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں، کہ زید (۱) دعوی کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو حق تعالی نے علم غیب عطا فرمایا ہے دنیا میں جو کچھ ہوا اور ہوگا، حتی کہ بدء الخلق (۲) سے لے کر دوزخ و جنت میں داخل ہونے تک کا تمام حال اور اپنی امت کا خیر و شر تفصیل سے جانتے ہیں اور جمیع اولین و آخرین کو اس طرح ملاحظہ فرماتے ہیں، جس طرح اپنے کفِ دستِ مبارک کو اور اس دعوے کے ثبوت میں آیات و احادیث و اقوالِ علماء پیش کرتا ہے۔

بکر، اس عقیدے کو کفر و شرک کہتا ہے اور بکمال درشتی دعویٰ کرتا ہے، کہ حضور سرور عالم ﷺ کچھ نہیں جانتے، حتی کہ آپ کو اپنے خاتمے کا حال بھی معلوم نہ تھا اور اپنے اس دعوے کے اثبات میں کتاب تقویۃ الایمان کی عبارتیں پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نسبت یہ عقیدہ کہ آپ کو علم ذاتی تھا خواہ یہ کہ خدا نے عطا فرمایا تھا، دونوں طرح شرک ہے۔

اب علمائے ربانی کی جناب میں التماس ہے کہ ان دونوں میں سے کون برسرِ حق موافقِ عقیدہ سلف صالح ہے اور کون بدمذہب جہنمی ہے نیز عمرو کا دعویٰ ہے کہ شیطان کا علم معاذ اللہ! حضور سرور عالم ﷺ کے علم سے زیادہ ہے۔ اس کا گنگوہی مرشد اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ ۴۷ پر یوں لکھتا ہے کہ ,,شیطان کو یہ وسعتِ علم نص سے ثابت ہوئی، فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نص قطعی ہے۔

(۱) زید سے مراد جناب مولانا ہدایت رسول صاحب لکھنوی مرحوم ہیں

(۲) مخلوق کی ابتداء

الجواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْد سَرْمَداً صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی مَنْ عَلَّمْتَہُ الْغَیْبَ وَ نَزَّھْتَہُ مِنْ کُلِّ عَیْبٍ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَبَداً رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَ اَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ ۔

زید کا قول حق وصحیح اور بکر کا زعم مردود وقبیح ہے(۱) بیشک حضرت عزت عظمۃ نے اپنے حبیب اکرم ﷺ کو تمامی اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا۔ شرق تا غرب، عرش تا فرش سب انہیں دکھایا ملکوت السموات والارض کا شاہد بنایا، روزِ اول سے روزِ آخر تک سب ما کان و یکون انہیں بتایا۔ اشیاءِ مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ علم عظیم حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان سب کو محیط ہوا نہ صرف اجمالاً بلکہ ہر صغیر و کبیر، ہر رطب و یابس (۲) جو پتہ گرتا ہے زمین کی اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے، سب کو جدا جدا تفصیلاً جان لیا۔ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْراً ۔ بلکہ جو کچھ بیان ہوا ہر گز ہر گز محمد رسول اللہ ﷺ کا پورا علم نہیں، صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ کَرم ، بلکہ علمِ حضور ﷺ سے ایک چھوٹا حصہ ہے۔ ہنوز (۳) احاطہ علمِ محمدی میں وہ ہزار در ہزار بے حد و بے کنار سمندر لہرا رہے ہیں جن کی حقیقت کو وہ خود جانیں یا ان کا عطا کرنے والا ان کا مالک و مولیٰ۔ جَلَّ وَ عَلَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی۔

کتبِ حدیث وتصانیفِ علمائے قدیم وحدیث (۴) میں اس کے دلائل کا بسط شافی (۵) اور بیانِ وافی (۶) ہے اور اگر کچھ نہ ہو تو بحمد اللہ قرآن عظیم خود شاہد وعدل وحکم فصل ہے۔

---

(۱) خیال مردود اور برا ہے۔ (۲) خشک وتر۔ (۳) ابھی تک۔

(۴) پرانے اور نئے۔ (۵) تسکین دینے والا تفصیلی۔ (۶) بہت سارا بیان۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :

﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ﴾(۱) اور اتاری ہم نے تم پر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان ہے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت رحمت و بشارت۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

﴿مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ﴾(۲) قرآن وہ بات نہیں جو بنائی جائے بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے اور ہر شے کا صاف جدا جدا بیان ہے

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

﴿مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ﴾(۳) ہم نے کتاب میں کوئی شے اُٹھا نہیں رکھی۔

اَقُوْلُ وَ بِاللّٰہِ التَّوْفِیْق : جب فرقان مجید ہر شے کا بیان ہے اور بیان بھی کیسا، روشن، اور روشن بھی کس درجہ کا، مفصل، اور اہل سنت کے مذہب میں شے ہر موجود کو کہتے ہیں، تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطے میں داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتابت لوحِ محفوظ بھی ہے، تا بالضرورت یہ بیانات محیط، اس کے مکتوبات بھی بالتفصیل شامل ہوئے۔ اب یہ بھی قرآن عظیم سے ہی پوچھ دیکھئے کہ لوحِ محفوظ میں کیا کیا لکھا ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

﴿وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ﴾(۴) ہر چھوٹی بڑی چیز سب لکھی ہوئی ہے

---

(۱) (پ ۱۴، سورۃ النحل آیت: ۸۹)

(۲) (پ ۱۳ سورۃ الیوسف آیت: ۱۱۱)

(۳) (پ ۷ سورۃ الانعام آیت: ۳۸) (۴) (پ ۲۷ سورۃ القمر آیت: ۵۳)

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

﴿وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ﴾ (۱) ہر شے ہم نے ایک روشن پیشوا میں جمع فرما دی ہے۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

﴿وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ﴾ (۲) کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر یہ کہ سب ایک روشن کتاب میں لکھا ہے۔

اور اصول میں مبرہن ہو چکا کہ نکرہ حیز نفی میں مفید عموم ہے اور لفظ کل تو ایسا عام ہے کہ کبھی خاص ہو کر مستعمل ہی نہیں ہوتا اور عام افادہء استغراق میں قطعی ہے اور نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول رہیں گی بے دلیلِ شرعی تخصیص و تاویل کی اجازت نہیں، ورنہ شریعت سے ایمان اُٹھ جائے، نہ احادیث آحاد اگرچہ کیسے ہی اعلیٰ درجے کی ہوں، عموم قرآن کی تخصیص کر سکیں بلکہ اس کے حضور مضمحل ہو جائیں گی، بلکہ تخصیص متراخی نسخ ہے اور اخبار کا نسخ ناممکن اور تخصیص ہو سکے تو بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰی کیسے نص صریح قطعی سے روشن ہوا کہ ہمارے حضور صاحبِ قرآن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمْ کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے تمام موجوداتِ جملہ ,,مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنَ اِلٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ،،جمیع مندرجاتِ (۳) لوحِ محفوظ کا علم دیا اور شرق و غرب و سما و ارض و عرش و فرش میں کوئی ذرہ حضور ﷺ کے علم سے باہر نہ رہا۔ وَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ السَّاطِعَةُ.

اور جبکہ یہ علم قرآنِ عظیم کے ﴿تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ﴾ ہونے نے دیا اور پر ظاہر کہ یہ وصف تمام کلام

(۱) (پ ۲۲ سورۃ یٰس آیت ۱۲)

(۲) (پ ۷ سورۃ الانعام آیت ۵۹)

(۳) سارا درج ہونے والا، درج کیا گیا۔

مجید کا ہے، نہ ہر آیت یا سورت کا تو نزولِ جمیع قرآن شریف سے پہلے اگر بعض انبیاء علیہم الصلوۃ والتسلیم کی نسبت ارشاد ہو ﴿لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ﴾ (۱) یا منافقین کے باب میں فرمایا جائے ﴿لَا تَعْلَمُهُمْ﴾ (۲) ہر گز ان آیات کے منافی (۳) اور علمِ مصطفوی ﷺ کا نافی (۴) نہیں۔

الحمد للہ طائفہ، تائفہ، وہابیہ! جس قدر قصص و روایات و اخبار و حکایات علمِ عظیم محمد رسول اللہ ﷺ کے گھٹانے کو آیات قطعیہ قرآنیہ کے مقابل پیش کی جاتی ہیں ان سب کا جواب ذہن دوز و فتن سوز (۵) انہیں دو فقروں میں ہو گیا ہے۔

دو حال سے خالی نہیں، یا تو ان قصص سے تاریخ معلوم ہو گی یا نہیں، اگر نہیں تو ان سے استناد جہل مبین (۶) کہ جب تاریخ مجہول تو ان کا تمامی نزولِ قرآن سے پہلے ہونا صاف معقول، اور اگر ہاں تو دو حال سے خالی نہیں، یا وہ تاریخ تمامی نزول سے پہلے کی ہو گی یا بعد کی،

بر تقدیر اول: مقام سے محض بیگانہ اور مستدل نہ صرف جاہل بلکہ دیوانہ۔

بر تقدیر ثانی: اگر مدعائے مخالف میں نص صریح نہ ہو تو استناد محض خرط القتاد (۷)، مخالفین جو کچھ پیش کرتے ہیں سب انہیں اقسام کی ہیں ان آیات کے خلاف پر اصلاً ایک دلیل صحیح صریح قطعی الافادہ نہیں دکھا سکتے، اور اگر بالفرض غلط تسلیم ہی کر لیں تو ایک یہی جواب جامع و نافع و نافی و قامع (۸) سب کے لیے شافی و کافی، کہ عموم آیاتِ قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت میں اخبار آحاد سے استناد محض ہرزہ بافی (۹)۔ میں اس مطلب پر تصریحات آئمہ اصول سے احتجاج کروں اس سے یہی بہتر ہے کہ خود نجدیہ زمانہ کے بزرگوں کی شہادت پیش کروں۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

(۱) (پ۲۴ سورۃ المؤمن آیت: ۷۸) (۲) (پ۱۱ سورۃ التوبۃ آیت: ۱۰۱) (۳) خلاف۔ (۴) نفی کرنے والا نہیں۔ (۵) فتنہ دور کرے۔ (۶) ان سے سند لانا کھلی جہالت ہے۔ (۷) یعنی اگر مخالف کے پاس اپنے دعوے میں نص صریح نہیں تو سند پیش کرنا بڑا مشکل۔ قتاد، ایک درخت ہے جس کے کانٹے سوئی کی طرح ہوتے ہیں یعنی اس کو دعوی ثابت کرنے کی بجائے قتاد کے کانٹے اور چھلکا دور کرنا آسان ہے۔ (۸) توڑنے پھوڑنے والا۔ (۹) غلط

نصوص قطعیہ قرآن عظیم کے خلاف پر احادیث آحاد کا سنا جانا بالائے طاق، یہ بزرگوار صاف تصریح کرتے ہیں کہ یہاں خبر واحد سے استدلال ہی جائز نہیں، نہ اصلا اس پر التفات ہو سکے۔ اسی براہین قاطعہ ,, ما امر الله به ان یوصل ،، میں اسی مسئلہ علم غیب کی تقریر مہمل و مختل (۱) میں اپنے اور اپنے تمام طائفے کے پاؤں میں تیشہ زنی (۲) کو یوں لکھتے ہیں: ,,عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جائیں، بلکہ قطعی ہیں، قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں لہذا اس کا اثبات اس وقت قابلِ التفات ہو کہ مؤلف قطعیات سے اس کو ثابت کرے۔ نیز صفحہ ۸۱ پر لکھا: ,,اعتقادات میں قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے نہ ظنیات صحاح کا،، نیز صفحہ ۸۷ پر ہے: ,,آحاد صحاح بھی معتبر نہیں چنانچہ فنِ اصول میں مبرہن ہے،،

الحمد لله

تمام مخالفین کو دعوتِ عام ہے ,, فَاجْمَعُوْا شُرَكَاءَ كُمْ ،، چھوٹے بڑے سب اکھٹے ہو کر ایک آیت قطعی الدلالۃ یا ایک حدیث متواتر یقینی الافادہ چھانٹ لائیں جس سے صاف صریح طور پر ثابت ہو کہ تمام نزولِ قرآن عظیم کے بعد بھی اشیائے مذکورہ ,, مَا كَانَ وَمَا يَكُوْن ،، سے فلاں امر حضور اقدس ﷺ پر مخفی رہا۔ جس کا علم حضور ﷺ کو دیا ہی نہ گیا ,, فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ كَيْدَ الْخَائِنِيْنَ ،، اگر ایسی نص نہ لا سکو اور ہم کہے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ کر سکو گے تو خوب جان لو کہ اللہ راہ نہیں دیتا دغا بازوں کے مکر کو۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

طرّہ (۳) یہ کہ یہی گنگوہی بہادر خود اُسی صفحہ پر دو ہی سطر بعد اپنے مدعائے باطل کی سند میں لکھتے ہیں: ,,خود فخرِ عالم علیہ السلام فرماتے ہیں وَاللّٰهِ لَا اَدْرِىْ مَا يُفْعَلُ بِىْ وَلَا بِكُمْ ،، اور شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں،، (براہین قاطعہ ۵۱)

(۱) فضول، بے معنی، مجہول۔ بگڑی ہوئی، درہم برہم (۲) تیشہ جانا (۳) انوکھی بات یہ کہ

قطع نظراس کے کہ حدیث اول خود آحاد ہے، سلیم الجواس کو سند لانی تھی تو وہ مضمون خود آیت میں تھا اور قطع نظراس سے کہ اس آیت وحدیث کے کیا معنی ہیں اور قطع نظراس سے کہ یہ کس وقت کے ارشاد ہیں اور قطع نظراس سے کہ خود قرآن عظیم واحادیثِ صحیحہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں اس کا ناسخ موجود کہ جب آیت کریمہ: ﴿لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾ تا کہ اللہ بخش دے تمہارے واسطے سے سب اگلے پچھلے گناہ۔ نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کی ,, هَنِيئًا لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ [هنيئا مريئا يا نبي الله] فَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ لَكَ مَاذَا يُفْعَلُ بِكَ فَمَا ذَا يُفْعَلُ بِنَا ... یا رسول الله ﷺ! آپ کو مبارک ہو خدا کی قسم اللہ عزوجل نے تو یہ صاف بیان فرمادیا کہ حضور ﷺ کے ساتھ کیا کرے گا، اب رہا یہ کہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا۔

اس پر یہ آیت اُتری: ﴿لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ (الٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى) فَوْزًا عَظِيمًا﴾ (۱) تا کہ داخل کرے اللہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں اور مٹا دے ان سے ان کے گناہ اور یہ اللہ کے یہاں بڑی مراد پانا ہے۔ یہ آیت اور ان کے امثال بے نظیر اور یہ حدیث جلیل وشہیر (۲) ایسوں کو کیوں سوجھائی دیتیں۔ ان سب سے قطع نظر دل چھیننے والی ادا تو یہ ہے کہ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں الی آخرہ کہ ملا جی کو ہنوز روایت وحکایت میں تمیز نہیں اس بے اصل حکایت سے اِستِنَاد اور شیخ محقق قدس سرہ العزیز کی طرف اسناد کیسی جرأت ووقاحت ہے۔

شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج شریف میں یوں فرمایا ہے: ایں جا اشکال می آرند کہ در

(۱) أخرجه البخاري في الصحيح ۲/۶۰۰ (۴۱۷۲)، و مسلم في لصحيح ۲/۱۰۶، و احمد في مسنده ۳/۱۲۲ و ۱۳۴ و ۱۷۳ و ۱۹۷ و ۲۱۵ و ۲۵۲، والترمذي في الجامع ۹۰۵ (۳۲۶۷)، و ابن حبان في الصحيح ۱۴/۳۲۲ (۶۴۱۰)، والطبري في تفسيره ۲۶/۶۹، والبيهقي في الدلائل ۴/۱۵۷. ۱۵۸. ۱۵۹، والبغوي في تفسيره ۴/۱۸۸.

(۲) مشہور، نامور۔

بعض روایات آمده است که گفت آں حضرت ﷺ من بندہ ام نمی دانم آں چه در پس این دیوار است جوابش آنست که ایں سخن اصلے نه دارد و روایت بداں صحیح نسده است ،،(۱)

اس موقع پر ایک اعتراض کیا جاتا ہے کہ بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں بندہ ہوں مجھے معلوم نہیں کہ اس دیوار کے پیچھے کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں اور یہ روایت صحیح نہیں۔

کیوں جی ملاجی کچھ آنکھیں کھلیں۔

ایسا ہی ﴿لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ﴾ پر عمل کروگے تو خوب چین سے رہوگے

اس آنکھ سے ڈریئے جو خدا سے نہ ڈری آنکھ

امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں ,, لا اصل له،،(۲) - یہ حکایت محض بے اصل ہے امام ابن حجر مکی نے افضل القریٰ میں فرمایا ,, لم یعرف له سند ،، اس کے لئے کوئی سند نہ پہچانی گئی۔ افسوس اس منہ سے مقام، مقام اعتقادیات بتانا، احادیث صحاح بھی نامقبول ٹھہرانا، اسی منہ سے نبی ﷺ کا علم عظیم گھٹانے کو ایسی بے اصل حکایت سے سند لانا اور ملمع کاری (۳) کے لئے شیخ محقق کا نام لکھ جانا جو صراحۃً فرمارہے ہیں کہ اس حکایت کی جڑ نہ بنیاد۔ اب اس کے سوا کیا کہیے کہ ایسوں کی داد نہ فریاد۔ اللہ اللہ نبی ﷺ کے مناقب عظیمہ اور باب فضائل سے نکلوا کر اس تنگنائے (۴) میں داخل کرائیں تاکہ صحیحین بخاری و مسلم کی حدیثیں بھی مردود بنائیں اور حضور کی تنقیص شان میں یہ فراخی دکھائیں کہ بے اصل بے سند مقولے سب سماجائیں۔

حال ایمان کا معلوم ہے بس جانے دو

(۱) (مدارج النبوۃ ۱/۷)

(۲) (المواہب اللدنیۃ ۲/ ۲۲۸، بحوالہ فتاوی رضویہ جلد ۲۹ جدید)

(۳) (حقیقت کو چھپانے کے لئے) (۴) (تنگ راستہ۔ تنگ کوچہ)

بالجملہ بحمد اللہ تعالیٰ زید سُنّی حفظہ اللہ تعالیٰ کا دعوی آیات قطعیہ قرآنیہ سے ایسے جلیل وجمیل طور سے ثابت جس میں اصلاً مجالِ دم وزدن نہیں اگر یہاں کوئی دلیل ظنی تخصیص عام پر قائم بھی ہوتی تو عموم قطعی قرآن عظیم کے حضور مضمحل ہو جاتی، نہ کہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرہا سنن وصحاح ومسانید ومعاجیم کی احادیثِ صریحہ، صحیحہ، کثیرہ، شہیرہ اس عموم واطلاق کی اورتاکید وتائید فرما رہی ہیں۔

صحیحین بخاری ومسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے:

قَامَ فِینَا رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَقَاماً مَا تَرَکَ شَیْئاً یَکُونُ فِی مَقَامِہٖ ذٰلِکَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا حَدَّثَ بِہٖ حَفِظَہٗ مَنْ حَفِظَہٗ وَ نَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ. (۱)

رسول اللہ ﷺ نے ایک بار ہم میں کھڑے ہو کر جب سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا سب بیان فرما دیا کوئی چیز نہ چھوڑی جسے یاد رہا یاد رہا جو بھول گیا بھول گیا۔

یہی مضمون احمد نے مسند، بخاری نے تاریخ، طبرانی نے کبیر میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (۲)

---

(۱)(أخرجه البخاري في الصحيح ۱/۴۵۳(۶۶۰۴)، و مسلم في الصحيح ۲/۳۹۰(۷/۱۹۲، ۷/۱۹۳، ۷/۱۹۴، ۷/۱۹۵) في الفتن، واحمد في مسنده ۵/۳۸۵ و۳۸۶ و ۳۸۹ و ۴۰۱، و ابو داؤد في السنن (۴۲۴۰) في الفتن، وابن حبان في الصحيح ۱۵/۵ و ۶ (۶۶۳۶ و۶۶۳۷)، وابن مندة في الايمان ۲/ ۹۱۱. ۹۱۲(۹۹۳، ۹۹۴ و۹۹۶) والطيالسي في مسنده ۵۸(۴۳۳)، والحاكم في المستدرک ۴/۵۳۳، والطبرانی في الأوسط ۸/۹(۵۶۴۰)، و البزار في مسنده ۷/۲۳۱ و ۲۴۰ و۲۷۷ و ۲۹۱(۲۸۰۶ و ۲۸۱۶ و ۲۸۶۲ و ۲۸۸۳)، والبغوی في شرح السنة ۱۵/۳(۴۲۱۵) والمحاملی في اماليه ۳۰۸(۳۲۳)، وابو عمرو المقری في السنن الواردة في الفتن ۱/۱۸۰. ۱۸۱، والاصبهانی في الدلائل النبوة ۲۰۵.

یاد رہے کہ یہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی مختلف اسناد اور متن کے حوالہ جات ہیں)

(۱) (أخرجه أحمد في مسنده ۴/۲۵۴، والطبرانی في الكبير ۲۰/۴۴۱(۱۰۷۷) والعقيلي في الضعفاء ۳/۱۴۵. ۱۴۶، و ذكره الهيثمي في المجمع الزوائد ۸/۲۶۴. وقال رواه أحمد والطبراني ورجال أحمد رجاله رجال الصحيح غير عمر بن ابراهيم بن محمد وقد وثقه ابن حبان)

صحیح بخاری شریف میں حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے:

قَامَ فِینَا النَّبِیُّ ﷺ مَقاماً فَاَخبَرَنا عَنْ بَدءِ الْخَلقِ حَتّٰی دَخَلَ اَھلُ الْجَنَّۃِ مَنازِلَھُمْ وَاَھلُ النَّارِ مَنازِلَھُمْ حَفِظَ ذٰلِکَ مَنْ حَفِظَہٗ وَ نَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ۔

ایک بار نبی مکرم ﷺ نے ہم میں کھڑے ہو کر ابتدائے آفرینش سے لے کر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ جانے تک کا حال ہم سے بیان فرما دیا۔ یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا۔(۱)

صحیح مسلم شریف میں حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نمازِ فجر سے غروبِ آفتاب تک خطبہ فرمایا، بیچ میں ظہر وعصر کی نمازوں کے علاوہ کچھ کام نہ کیا: فَاَخْبَرَنَا بِمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُہٗ۔

اس میں سب کچھ ہم سے بیان فرما دیا، جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا۔ ہم میں زیادہ علم والا وہ ہے جسے زیادہ یاد رہا۔(۲)

---

(۱) (أخرجه البخاري في الصحيح ۱/۴۵۳ ،وذكره ابن حجر في تغليق التعليق ۳/۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۹ وقال: قال ابن مندة : هذا حديث صحيح غريب تفرد به عيسى بن موسى)

(۲) (أخرجه مسلم في الصحيح ۲/۳۹۰(۷۱۹۶)، بلفظ ... فاخبرنا بما كان وبما هو كائن فاعلمنا احفظنا .و أحمد في مسنده ۵/۳۴۱(۲۳۲۷۶) ، وابن مندة في الايمان ۲/۹۱۱(۹۹۵)، وابن حبان في الصحيح ۱۵/۹(۶۶۳۸)، و الحاكم في المستدرك ۴/۴۸۷و في نسخة ۴/۵۳۳(۸۴۹۸) ، والطبراني في الكبير ۱۷/۲۸(۴۶)،وابو بكر الشيباني في الآحاد والمثاني ۴/۱۹۹(۲۱۸۳) .وقال الحاكم : هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه . ووافقه الذهبي. یاد رہے کہ امام حاکم نے جو یہ کہا ہے کہ اس کو نہ امام بخاری نے روایت کیا اور نہ ہی مسلم نے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سند کے ساتھ جس سے اس کو امام حاکم نے روایت کیا ہے ورنہ یہ روایت صحیح مسلم میں موجود ہے جیسا کہ حوالہ ذکر ہوا۔)

جامع ترمذی شریف وغیرہ کتب کثیر آئمہ حدیث میں باسانید عدیدہ وطرق متنوعہ دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے ہے(۱)

(۱)☆عن ابن عباس :وفيه ...فوضع يده بين كتفي حتى وجدت بردها بين ثديي أو قال: في نحري ، فعلمت ما في السموات و ما في الارض ،وفي رواية فعلمت ما بين المشرق والمغرب ....أخرجه الترمذي في الجامع ۲/۱۵۵(۳۲۴۷و ۳۲۴۸)و أحمد في مسنده ۱/۳۶۸، وابو يعلى في مسنده ۴/۴۷۵(۲۶۰۸)وعبد بن حميد في مسنده ۲۲۸(۶۸۲) وابن ابي عاصم في السنة ۲۰۴ ،و ابو محمد الانصاري في طبقات المحدثين باصبهان ۳ ۴۶۵، والقزويني في التدوين في اخبار قزوين ۲/۳۶۳)

☆عن عبد الرحمن بن سابط عن أبي امامة : (أخرجه الروياني في مسنده ۲/۲۹۹(۱۲۴۱)، والطبراني في الكبير ۸/۲۹۰(۸۱۱۷) ،والقزويني في التدوين في اخبار قزوين ۱/۲۰۰، و ذكره الهيثمي في المجمع الزوائد ۷/۱۷۸. ۱۷۹، وقال: رواه الطبراني و فيه ليث بن ابى سليم وهو حسن الحديث على ضعفه و بقية رجاله ثقات .

☆عن عبد الرحمن بن سابط : و فيه....فوضع يده بين كتفي :فما سألني عن شيء الا علمته .(أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف ۷/۴۲۴، ملتان و في نسخة ۶/۳۱۳(۳۱۷۰۶)الرياض.

☆عن عبد الرحمن بن عائش عن بعض اصحاب النبى ﷺ: وفيه ...حتى تجلى لي ما في السموات وما في الأرض... (أخرجه أحمد في مسنده ۴/۶۴(۱۶۷۳۸)، و۵/۳۷۸ (۲۳۵۹۷) والعبد الله بن أحمد في السنة ۲/۴۹۰، وابن ابي عاصم في السنة ۱۷۰وذكره الهيثمي في المجع الزوائد ۷/۱۷۶ وقال: رواه احمد ورجاله ثقات.

☆عن عبد الرحمن بن عائش مرسلا. (أخرجه الطبراني في مسند الشاميين ۱/۳۴۰(۵۹۷) و ابو بكر الشيباني في الآحاد والمثاني ۵/۴۸،۵۰، وابن ابي عاصم في السنة ۲۰۴، وابن سعد في الطبقات الكبرى ۷/۴۳۸،وابن ابي حاتم في المراسيل ۱۲۴ ، والقاضي في العلل الترمذي ۱/۳۵۶، وابن قانع في المعجم الصحابة ۲/۱۰۲و۱۷۵)

☆عن ثوبان مولى رسول الله ﷺ: (أخرجه الروياني في مسنده ۱/۴۲۹(۶۵۶)وذكره الهيثمي في المجمع الزوائد ۷/۱۷۷. ۱۷۸ ،وقال: رواه البزار من طريق أبي يحي عن اسماء =

اور یہ حدیث ترمذی کی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَرَأَيْتُهُ عَزَّوَجَلَّ وَضَعَ كَفه بَيْنَ كَتفَيَّ وَجَدتُ بَرْداً نَامِله بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَ عَرَفْتُ .

میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا اس نے اپنا دستِ قدرت میری پشت پر رکھا کہ میرے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی اسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا(۱)

امام ترمذی فرماتے ہیں

هذا حديث حسن سألت محمد بن اسمٰعيل عن هذا الحديث فقال صحيح .

یہ حدیث حسن صحیح ہے میں نے امام بخاری سے اس کا حال پوچھا، فرمایا صحیح ہے۔

اسی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے اسی معراج منامی کے بیان میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

=الرجي وابو يحي لم أعرفه و بقية رجاله ثقات .

☆عن جابر بن سمرة : (أخرجه ابن ابي عاصم في السنة ٢٠٣ (٤٦٥)

☆عن أنس بن مالك وفيه....فعلمت كل شيء .(أخرجه ابن حبان في المجروحين ١٣٥/٣)

☆ عن ابن عمر : (أخرجه البزار كما ذكره الهيثمي في المجمع الزوايد ١٧٨/٧)

☆عن عبيدة بن الجراح : (أخرجه الخطيب في تاريخ بغداد ١٥١/٨)

☆عن أم طفيل امرأة ابي بن كعب : (أخرجه ابو بكر الشيباني في الآحاد والمثاني ١٥٨٦ (٣٣٨٥) وابن ابي عاصم في السنة ٢٠٥)

(١) (أخرجه الترمذي في الجامع ١٥٥/٢ (٣٢٤٩)، وأحمد في مسنده ٢٤٣/٥ ، والطبراني في الكبير ١٠٩/٢٠ و ١٤١ (٢١٦ و ٢٩٠)، و ابو بكر احمد بن سليمان في الرد على من يقول القرآن مخلوق ٥٢، والحكيم ترمذي في نوادر الاصول ١٢٠/٣ ، وذكره المزي في تهذيب الكمال ٢٠٤/١٧)

,,فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. (۱)

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب میرے علم میں آگیا۔

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ شرح مشکوۃ میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں

,,پس دانستم ہرچہ در آسمانہا وہرچہ در زمین ہابود عبارت است از حصول. عامہ علوم جزوی و کلی و احاطہ آں۔ (۲)

تو میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے یہ تعبیر ہے تمام علوم کے حصول اور ان کے احاطہ سے چاہے وہ علوم جزوی ہوں یا کلی۔

امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات اور طبرانی معجم میں بسند صحیح حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور ابویعلی وابن منیع وطبرانی حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی:

لَقَدْ تَرَكْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا يُحَرِّكُ طَائِرٌ جَنَاحَيْهِ فِي السَّمَآءِ إِلَّا ذَكَرَلَنَا مِنْهُ عِلْماً.

نبی ﷺ نے ہمیں اس حال پر چھوڑا کہ ہوا میں کوئی پرندہ پر مارنے والا ایسا نہیں جس کا علم حضور ﷺ نے ہمارے سامنے بیان نہ فرمایا ہو۔ (۳)

---

(۱) (أخرجه الترمذي في الجامع ۱۵۵/۲ (۳۲۴۷ و ۳۲۴۸) تقدم تخريجه)

(۲) (اشعت اللمعات ۳۲۳/۱)

(۳) (أخرجه احمد في مسنده ۱۵۳/۵، و ۱۶۲ (۲۱۶۸۹، و۲۱۷۷۰، و ۲۱۷۷۱)، و ابن سعد في لطبقات الكبرى ۳۵۴/۲، والطبراني في الكبير ۱۵۵/۲ (۱۶۴۷)، والبزار في مسنده ۳۴۱/۹ (۳۸۹۷)، والطيالسي في مسنده ۶۵ (۴۷۹)، وابن حبان في الصحيح ۲۶۷/۱ (۶۵)، والصيداوي في معجم الشيوخ ۱۴۲، و ابن عبد البر في الاستيعاب ۱۶۵۵/۴، والطبرى في تفسيره ۱۵۶/۷، وابن كثير في تفسيره ۴۰۵/۲، والذهبي في تذكرة الحفاظ ۲۲۹/۳، وابو يعلى في مسنده ۴۶/۹ (۵۱۰۹). وذكرهما الهيثمي في مجمع الزوائد ۱۰۷/۸ و ۲۶۳ و ۲۶۴. وقال: رواه احمد و رجاله ثقات. وقال: رواه الطبراني و رجاله رجال الصحيح. والحافظ عزاه الى احمد بن منيع، مطالب العالية ۲۸/۴.)

نسیم الریاض، شرح شفاء قاضی عیاض وشرح زرقانی للمواہب میں ہے:

هٰذَا تَمْثِيْلُ لِبَيَانِ كُلِّ شَيْءٍ تَفْصِيلاً تَارَةً وَ اِجْمَالاً اُخْرٰى. (۱)

یہ ایک مثال دی ہے اس کی کہ نبی ﷺ نے ہر چیز بیان فرمادی کبھی تفصیلا اور کبھی اجمالا۔

مواہب امام احمد قسطلانی میں ہے:

وَلَا شَكَّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَطْلَعَهُ عَلٰى اَزْيَدَ مِنْ ذَالِكَ وَاَلْقٰى عَلَيْهِ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ.

اور کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالی نے حضور اکرم ﷺ کو اس سے زیادہ علم دیا اور تمام اگلے پچھلوں کا علم حضور اکرم ﷺ پر القا کیا۔(۲)

طبرانی معجم کبیر اور نعیم بن حماد کتاب الفتن اور ابو نعیم حلیہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى كَفِّيْ هٰذِهٖ جِلْيَانِ مِنَ اللّٰهِ جَلَّاهُ لِنَبِيِّهٖ كَمَا جَلَّاهُ لِنَبِيِّيْنَ مِنْ قَبْلِهٖ.

بیشک میرے سامنے اللہ عزوجل نے دنیا اٹھالی اور میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کچھ ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں، اس روشنی کے سبب جو اللہ تعالی نے اپنے نبی کے لئے روشن فرمائی جیسے محمد ﷺ سے پہلے انبیاء کے لیے روشن کی تھی (۳)

---

(۱) (نسیم الریاض ۱۵۳/۳، وزرقاني ۲۰۶/۷)

(۲) (مواهب اللدنية مع زرقانى ۲۰۶/۷)

(۳) (أخرجه نعيم بن حماد في الفتن ۹، وابو نعيم في الحلية الأولياء ۱۰۱/۶، وذكره المتقي الهندي في كنز العمال ۳۷۸/۱۱ و۴۲۰ (۳۱۸۱۰ و۳۱۹۷۱) والهيثمي في المجمع الزوائد ۲۸۷/۸، وقال: رواه الطبراني و رجاله وثقوا على ضعف كثير في سعيد بن سنان.

اس حدیث سے روشن ہے کہ جو کچھ سماوات وارض میں ہے اور جو قیامت تک ہوگا، اس سب کا علم اگلے انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی عطا ہوا تھا اور حضرت عزت عزوجلا اس تمام ماکان ومایکون کو اپنے ان محبوبوں کے پیش نظر فرمادیا۔

مثلاً مشرق سے مغرب تک، سماک سے سمک تک، ارض سے فلک تک اس وقت جو کچھ ہورہا ہے، سیدنا ابراہیم خلیل علیہ الصلوۃ والتسلیم ہزارہا برس پہلے اس سب کو ایسا دیکھ رہے تھے گویا اس وقت ہر جگہ موجود ہیں ایمانی نگاہ میں یہ نہ قدرتِ الٰہی ہر دشوار اور نہ عزت ووجاہت انبیاء کے مقابل بسیار، مگر وہابی بیچارے جن کے یہاں خدائی کی حقیقت اتنی ہو کہ ایک پیڑ کے پتے گن دیئے وہ آپ ہی ان حدیثوں کو شرک اکبر کہنا چاہیں اور جو آئمہ کرام اور علمائے اعلام ان سے سند لائے، انہیں مقبول مسلم رکھتے آئے، جیسا کہ امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی مصنف خصائص کبریٰ وامام شہاب احمد محمد خطیب قسطلانی صاحبِ مواہب لدنیہ وامام ابو الفضل شہاب ابن حجر مکی ہیثمی شارح ہمزیہ وعلامہ شہاب احمد مصری خفاجی صاحبِ نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض وعلامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی شارح مواہب وغیرہم رحمھم اللہ تعالی انہیں مشرک کہیں۔ والعیاذ باللہ رب العالمین.

صحیح مسلم ومسند امام احمد وسنن ابن ماجہ میں ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے،

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

عُرِضَتْ عَلَيَّ اُمَّتِيْ بِاَعْمَالِهَا حَسَنُهَا وَ قَبِيْحُهَا (١)

---

(١) (أخرجه مسلم في الصحيح ١/١٠٧ (١٢٣٣)، وأحمد في مسنده٥/١٨٠. وابن ابي شيبة ٩/٢٩. ٣٠، وأبو نعيم في المسند المستخرج ٢/١٥٤ (١٢١٤)، وابو عوانة في مسنده ١/٣٣٩ (١٢١١)، والطيالسي في مسنده ٦٥ (٤٨٣)، والبخاري في الأدب المفرد (٢٣٠)، والبيهقي في السنن الكبرى ٢/٢٩١ (٣٤٠٥)، والبزار في مسنده ٩/٣٥٢ (٣٩١٦)، وابن حبان في الصحيح ٤/٥١٩. ٥٢٠ (١٦٤٠ و١٦٤١)

میری ساری امت اپنے سب اعمال نیک و بد کے ساتھ میرے حضور پیش کی گئی۔

طبرانی اور ضیاء مختارہ میں حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

عُرِضَتْ عَلَيَّ اُمَّتِی الْبَارِحَةَ لَدٰی هٰذِهِ الْحُجْرَةَ حَتّٰی لَاَنَا اُعْرَفُ بِالرَّجُلِ مِنْهُمْ مِنْ اَحَدِكُمْ بِصَاحِبِهٖ. (۱)

گزشتہ رات میری سب امت اس حجرے کے پاس مجھ پر پیش کی گئی یہاں تک کہ بیشک ان کے ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوں جیسا تم میں کوئی اپنے ساتھی کو پہچانے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

امام اجل سیدی بوصیری قدس سرہ ام القری میں فرماتے ہیں:

وَسِعَ الْعَالَمِيْنَ عِلْمًا وَ حِلْمًا. (۲)

رسول اللہ ﷺ کا علم اور حلم تمام جہان کو محیط ہوا۔

امام ابن حجر مکی، اس کی شرح افضل القری میں فرماتے ہیں:

لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَطْلَعَهٗ عَلَی الْعَالَمِ، فَعَلِمَ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَمَا كَانَ مَا يَكُوْنُ (۳)

یہ اس لئے کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضور اقدس ﷺ کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب اگلے پچھلوں اور ما کان یکون کا علم حضور پر نور ﷺ کو حاصل ہو گیا۔

امام جلیل قدوۃ المحدثین سیدی زین الدین عراقی استاد امام حافظ الشان ابن حجر عسقلانی شرح مہذب میں پھر علامہ علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:

---

(۱) (أخرجه الطبراني في الكبير ۱۸۱/۳ (۳۰۵۴)، وذكره الهيثمي في المجمع الزوائد ۶۹/۱۰، وقال رواه الطبراني و فيه زياد بن المنذر وهو كذاب. والمتقي الهندي في كنز العمال ۴۰۸/۱۱ (۳۱۹۱۱)، والمناوي في فيض القدير ۳۱۴/۴، و عزاهما الى الطبراني والضياء.

(۲) (المنح المكية في شرح الهمزية المسمى افضل القرى لقراء ام القرى ۳۰۴)

(۳) (المنح المكية في شرح الهمزية المسمى افضل القرى لقراء ام القرى ۳۰۴)

اَنَّہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیْہِ الْخَلَائِقِ مِنْ لَّدُنْ اٰدَمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ فَعَرَفَھُمْ کُلُّھُمْ کَمَا عُلِّمَ اٰدَمُ الْاَسْمَاءَ. (۱)

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تمام قیامت تک کی تمام مخلوقاتِ الٰہی حضور سید عالم ﷺ کو پیش کی گئی حضور اکرم ﷺ نے جمیع مخلوقات گذشتہ اور آئندہ سب کو پہچان لیا، جس طرح آدم علیہ السلام کو تمام نام سکھائے گئے تھے۔

علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں:

اَلنُّفُوْس الْقُدْسِیَّۃِ اِذَا تَجَرَّدَتْ عَنِ الْعَلَائِقِ الْبَدَنِیَّۃِ اِتَّصَلَتْ بِالْمَلَاءِ الْاَعْلٰی وَلَمْ یَبْقِ لَھَا حِجَابٌ فَتَرٰی وَ تَسْمَعُ الْکُلَّ کَالْمُشَاھِدِ. (۲)

پاکیزہ جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہو کر عالمِ بالا سے ملتی ہیں ان کے لئے کوئی پردہ نہیں رہتا ہے وہ ہر چیز کو ایسا دیکھتی ہیں اور سنتی ہیں جیسے پاس حاضر ہیں۔

امام ابن الحاج مکی مدخل اور امام قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں: قد قال علماء نا رحمهم الله تعالى ... لا فرق بين موته وحياته [اعنى] ﷺ فى مشاهد ته لامته و معرفته باحوالهم و نياتهم و عزائمهم و خواطرهم و ذلك [عنده] جلى لاخفاء فيه. (۳)

بیشک ہمارے علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ کی حالت حیات دنیوی اور اس وقت کی حالت میں کچھ فرق نہیں ہے اس بات میں کہ حضور اکرم ﷺ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں ان کے ہر حال ان کی ہر نیت ان کے ہر ارادے ان کے دلوں کے ہر خطرے کو پہچانتے ہیں اور یہ سب چیزیں حضور اکرم ﷺ پر ایسی روشن ہیں جن میں اصلاً کسی طرح کی پوشیدگی نہیں۔

ہاں ہاں جل جاؤ اپنے غیظ کی آگ میں جلنے والو!

(۱) (نسیم الریاض ۲/۲۰۸)

(۲) (التیسیر شرح الجامع الصغیر ۱/۵۰۲)

(۳) (المدخل ۱/۲۵۸.۲۵۹. والمواهب ۴/۵۸۰)

یہ عقیدے ہیں علمائے ربانیین کے۔ محمد رسول اللہ کی جناب ارفع میں ,,جل جلالہ و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم،،

شیخ شیوخ علمائے ہند مولانا شیخ محقق نوّر اللہ تعالی مرقدہ الکرم مدارج شریف میں فرماتے ہیں:

ذکر کن او را ودرود بفرست بروئے ﷺ و باش درحال ذکر گویا حاضر ست پیش درحالت حیات و می بینی تو اورا متادب باجلال و تعظیم و ہیبت و حیا بدانکہ وے ﷺ می بیند و می شنود کلام ترا زیرا کہ وے ﷺ متصف ست بصفات اللہ ویکے از صفات الٰہی آنست کہ انا جلیس من ذکرنی۔(۱)

ان کی یاد کرو اور ان پر درود بھیجو اور ذکر کے وقت ایسے ہو جاؤ گویا تم ان کی زندگی میں ان کے سامنے حاضر ہو اور ان کو دیکھ رہے ہو، پورے ادب اور تعظیم سے رہو، ہیبت بھی ہو اور امید بھی، اور جان لو کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں دیکھ رہے ہیں اور تمہارا کلام سن رہے ہیں کیونکہ وہ صفاتِ الٰہیہ سے متصف ہیں اور اللہ عزوجل کی ایک صفت یہ ہے کہ جو مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے پاس ہوتا ہوں

اللہ تعالی کی بے شمار رحمتیں شیخ محقق پر، جب نبی ﷺ کا ہمیں دیکھنا ذکر کیا، بدانکہ بڑھایا تا کہ اسے کوئی گویا کے نیچے داخل سمجھے۔ غرض ایمانی نگاہوں کے سامنے اس حدیث پاک کی تصویر کھینچ دی کہ:

اُعْبُدِ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ .(۱)

اللہ تعالی کی عبادت کر، گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہ دیکھے تو وہ یقیناً تجھے دیکھتا ہے۔

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم۔

نیز فرماتے ہیں:

ہرچہ در دنیا ست از زمان آدم تا نفخہء اولی بروے ﷺ منکشف ساختند، تا ہمہ احوال او را از اول تا آخر معلوم گردید یارانِ خود را نیز از بعضے اذا

(۱) (مدارج النبوت ۲/۶۲۱ مرکز اہل سنت برکات رضا، گجرات، ہند)

(۱) (أخرجه البخاري في الصحيح ۱/۱۲، و مسلم في الصحيح ۱/۲۹)

احوال خبر داد۔ (۱)

جو کچھ دنیا میں زمانہ آدم علیہ السلام سے پہلے صور کے پھونکے جانے تک ان پر (ﷺ) منکشف کر دیا تا کہ انہیں اول سے آخر تک تمام احوال معلوم ہو جائیں انہوں نے بعض اصحاب کو ان احوال میں سے بعض کی اطلاع دی۔

وهو بكل شيء عليم ووے ﷺ دانا ست بهمه چيز از شيونات و ذات الهى واحكام صفاتِ حق و اسماء و افعال و آثار و جميع علوم ظاهر و باطن و اولاخر احاطه نموده و مصداق، فوق كل ذى علم عليم شده عليه من الصلوات افضلها و من التحيات اتمها و اكملها۔(۲)

وھو بکل شیءعلیم اور وہ (ﷺ) سب چیزوں کو جاننے والے ہیں احوال ذات الٰہی، احکام صفات حق، اسماء، افعال، اور آثار، تمام علوم ظاہر و باطن، اول و آخر کا احاطہ کیے ہوئے ہیں اور فوق کل ذی علم علیم کے مصداق ہیں۔

شاہ ولی اللہ دہلوی، فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں کہ:

فاض علي من جنابه المقدس صلى الله عليه وسلم كيفية ترقى العبد من حيزه الى حيز القدس فيتجلى له حينئذ كل شيء كما اخبر عن هذاالمشهد في قصة المعراج المنامى. (۳)

حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ اقدس میں مجھ پر اس حالت کا علم فائض ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقام قدس تک کیونکر ترقی کرتا ہے کہ اس پر ہر چیز روشن ہو جاتی ہے جس طرح حضور اقدس ﷺ نے اپنے اس مقام سے معراج خواب کے قصے کی خبر دی۔

(۱) (مدارج النبوت ۱/۱۴۴، مرکز اہل سنت برکاتِ رضا، گجرات، ہند)

(۲) (مدارج النبوت ۱/۲-۳، مرکز اہل سنت برکاتِ رضا، گجرات، ہند)

(۳) (فيوض الحرمين ۱۲۹، ايچ ايم سعيد كراچى)

قرآن وحدیث واقوالِ آئمہ قدیم وحدیث سے اس مطلب پر دلائل بے شمار ہیں اور خدا انصاف دے تو یہی اقل قلیل (۱) کہ مذکور ہوئے بسیا ہیں۔ غرض شمس وامس کی طرح روشن ہوا کہ عقیدہ مذکورہ زید کو معاذ اللہ کفر وشرک کہنا خود قرآن عظیم پر تہمت رکھنا اور احادیث صحیحہ، صریحہ، شہیرہ، کثیرہ کو رد کرنا اور بہ کثرت آئمہ دین واکابر علمائے عالمین واعاظم اولیائے کاملین رضی اللہ عنہم اجمعین، یہانتک کہ شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز صاحب کو بھی عیاذا باللہ کافر ومشرک بنانا اور بحکم ظواہر احادیثِ صحیحہ وروایاتِ معتمدہ (۲) فقہیہ خود کافر ومشرک بنتا ہے اس کے متعلق احادیث وروایات واقوال آئمہ وترجیحات وتصریحات فقیر کے رسالہ ,, النہی الاکید عن الصلوۃ ورآء اعداء التقلید و رسالہ الکوکبۃ الشھابیۃ علی کفریات ابی الوھابیۃ ،، وغیر ہما میں ملاحظہ کیجئے۔

افسوس کہ ان شرک فروش اندھوں کو اتنا نہیں سوجھتا کہ علمِ الٰہی ذاتی ہے اور علمِ خلق عطائی۔ وہ واجب یہ ممکن، وقدیم یہ حادث، وہ نامخلوق یہ مخلوق، وہ نا مقدور یہ مقدور، وہ ضروری البقا یہ جائز الفنا، وہ ممتنع التغیر (۳) یہ ممکن التبدل (۴)، ان عظیم تفرقوں کے بعد احتمالِ شرک نہ ہوگا، مگر کسی مجنوں کو، بصیرت کے اندھے اس علم ماکان ومایکون بمعنیٔ مذکورہ ثابت جاننے کو معاذ اللہ! علمِ الٰہی سے مساوات مان لینا سمجھتے ہیں حالانکہ العظمۃ للہ علمِ الٰہی تو علمِ الٰہی جس میں غیر متناہی علوم تفصیلی فراوانی بالفعل کے غیر متناہی سلسلے غیر متناہی یا وہ جسے گویا مصطلح (۵) حساب کے طور پر غیر متناہی کا مکعّب (۶) کہیے بالفعل وبالدوام ازلاً ابداً موجود ہیں یہ شرق تا غرب وسماوات وارض و عرش تا فرش وماکان ومایکون من اول یوم الی اخر الایام سب کے ذرے ذرے کا حال تفصیل سے جاننا وبالجملہ جملہ مکتوباتِ لوح ومکنوناتِ قلم کو تفصیلاً محیط ہونا علوم محمد رسول اللہ ﷺ سے ایک

(۱) تھوڑے سے تھوڑا۔ (۲) اعتماد کی گئیں، قابل اعتماد۔ (۳) تغیر سے پاک۔
(۴) جس میں تبدیلی ہو سکے۔ (۵) اصلاح کیا ہوا۔ (۶) وہ جس کی لمبائی چوڑائی اور گہرائی برابر ہو۔

چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ یہ تو ان کے طفیل سے ان کے بھائیوں حضرات مرسلین کرام علیہ وعلیہم افضل الصلوۃ واکمل السلام بلکہ ان کی عطا سے ان کے غلاموں، بعض اعاظم اولیائے عظام قُدست اسرارہم کو ملا، اور ملتا ہے۔ ہنوز علوم محمدیہ میں وہ بحارِ ذخارنا پیدا کنار ہیں جن پر ان کی فضیلت کلیہ اور افضلیت مطلقہ کی بناء ہے۔ اللہ عزوجل کی بے شمار رحمتیں امام اجل محمد بوصیری شرف الحق والدّین رحمۃ اللہ تعالی علیہ پر جو قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں:

فَاِنَّ مِنۡ جُوۡدِکَ الدُّنۡیَا وَ ضَرَّتَھَا

وَ مِنۡ عُلُوۡمِکَ عِلۡمَ الۡوۡحِ وَالۡقَلَمِ (۱)

یعنی یارسول اللہ ﷺ! دنیا و آخرت دونوں حضور کے خوانِ جودوکرم سے ایک ٹکڑا ہیں اور لوح و قلم کا تمام علم جن میں ماکان ومایکون مندرج ہے حضور اکرم ﷺ کے علوم سے ایک حصہ ہے۔

صلی اللہ تعالی علیک و سلم و علی الک و صحبک و بارک وسلم.

مولانا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری زُبدہ شرح بردہ میں فرماتے ہیں:

توضیحہ ان المراد بعلم اللوح ما اثبت فیہ من النقوش الدسیۃ السور الغیبیۃ و بعلم القلم بہ کما شاء والضافۃ لادنی ملابسۃ و کون علمھما من علومہ تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق و دقائق و معارف و عوارف تتعلق بالذات والصفات و علمھما یکون سطرا من سطور علمہ و نھرا من بحور علمہ ثم مع ھذا ھو من برکتہ وجودہ صلی اللہ علیہ وسلم. (۲)

یعنی توضیح اس کی یہ ہے کہ علوم سے مراد نقوش قدس وصور غیب ہیں جو اس میں منقوش ہوئے، اور قلم کے علم سے مراد وہ ہیں جو اللہ عزوجل نے جس طرح چاہا اس میں ودیعت رکھے، ان دونوں

---

(۱) (قصیدہ بردہ مع زبدہ ۱۱۶)

(۲) (الذبدۃ العمدۃ فی شرح البردۃ صفحہ ۱۱۷، خیر فور، سندہ، باکستان)

کی طرف علم کی اضافت ادنیٰ علاقے یعنی محلیت نقش واثبات کے باعث ہے اوران دونوں میں جس قدر علوم ثبت ہیں ان کا علم علوم محمدیہ ﷺ سے ایک پارہ ہونا، اس لئے کہ حضور اقدس ﷺ کے علوم بہت اقسام کے ہیں، علوم کلیہ، علوم جزئیہ، علوم حقائق اشیاء وعلوم اسرار خفیہ اور وہ علوم اور معرفتیں کہ ذات وصفات حضرت عزت جل جلالہ سے متعلق ہیں اور لوح وقلم کے جملہ علوم علوم محمدیہ ﷺ کی سطروں سے ایک سطر، اوران کے دریاؤں سے ایک نہر ہیں پھر بہ ایں ہمہ وہ حضور اکرم ﷺ ہی کی برکت وجود سے تو ہیں، کہ اگر حضور اکرم ﷺ نہ ہوتے تو نہ لوح وقلم ہوتے نہ ان کے علوم، صلی اللہ تعالی علیه و اله وصحبه و بارک وسلم.

منکرینِ مریض القلب عریض الصلب اسی پر اپنا پیٹ پھاڑے مرے جاتے تھے کہ ہائے ہائے محمد رسول اللہ ﷺ کیلئے روز اول سے قیامت تک کے تمام ماکان و مایکون کا علم تفصیلی مانا جاتا ہے اب نصیبوں کو سر پر ہاتھ دھر روئیں کہ بحمد اللہ تعالی وہ جمیع علم موکان و مایکون علومِ محمد رسول اللہ ﷺ کے عظیم سمندروں سے ایک نہر بلکہ بے پایاں موجوں سے ایک لہر قرار پاتا ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضاً

وَ قِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ .

نصوص حصر

یعنی جن آیات واحادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ علم غیب خاصہ خدا تعالیٰ ہے، مولیٰ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا، قطعا حق اور بحمد اللہ تعالیٰ مسلمان کے ایمان ہیں مگر منکر مُتکَبّر (۱) کا اپنے دعویٰ باطلہ پر ان سے استدلال اور اس کی بنا پر حضور پُر نور ﷺ کے علم ما کان و ما یکون بمعنی مذکور ماننے والے پر حکمِ کفر وضلال، نصِ جنون وخام خیال بلکہ خود مُستَلزِم (۲) کفر وضلال ہے۔

علم بہ اعتبار منشا دو قسم کا ہے، ذاتی کہ اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو، اور عطائی، کہ اللہ عزوجل کا عطیہ ہو، اور بہ اعتبار متعلق بھی دو قسم ہے علم مطلق یعنی محیطِ حقیقی، تفصیلی فعلی فروانی کہ جمیع معلومات الٰہیہ عزوعلاء کو جن میں غیر متناہی معلومات کے سلاسل وہ بھی غیر متناہیہ وہ بھی غیر متناہی بار داخل، اور خود کنہ (۳) ذاتِ الٰہی واحاطہء تام صفاتِ الٰہیہ نامتناہی سب کو شامل فرداً فرداً تفصیلاً مستغرق ہو اور مطلق علم یعنی جاننا، اگر محیط باحاطہء حقیقیہ نہ ہو۔ ان تقسیمات میں علم ذاتی وعلمِ مطلقہ یعنی مذکورہ بلاشبہ اللہ عزوجل کے لئے خاص ہیں اور ہرگز کسی غیر خدا کے لئے ان کے حصول کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔

ہم ابھی بیان کر آئے ہیں کہ علم ما کان وما یکون بمعنی مسطور (۴) اگرچہ کیسا ہی تفصیلی بروجہ اتم و اکمل ہو علوم محمدیہ کی وسعتِ عظیمہ کو نہیں پہنچتا پھر علومِ محمدیہ تو علومِ الٰہیہ ہیں جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور مطلق علم ہرگز حضرت حق عزوعلا سے خاص نہیں بلکہ قسم عطائی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے مولیٰ عزوجل کا علم عطائی ہونے سے پاک ہے تو نصوص حصر میں یقیناً قطعاً وہی قسم اول مراد ہو سکتی ہے نہ کہ قسم اخیر اور بداہتہً ظاہر کہ علم تفصیلی جملہ ذرات ما کان وما یکون بمعنی مزبور (۵) بلکہ اس سے

(۱) متکبر، غرور کرنے والا۔ (۲) کوئی کام اپنے اوپر لازم کرنے والا۔ (۳) کسی چیز کی انتہا۔ (۴، ۵) اوپر لکھا ہوا

ہزار در ہزار رزید وافزوں علم بھی کہ بہ عطائے الٰہی مانا جائے، اسی قسم اخیر سے ہوگا، تو نصوصِ حصر کو مدعائے مخالف سے اصلاً مس نہیں بلکہ وہ اس کی صریح جہالت پر نص ہے۔ وللہ الحمد.

یہ معنی بآنکہ خود بدیہی وواضح ہیں، آئمہ دین نے اس کی تصریح بھی فرمائی۔

امام اجل ابوزکریا نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، اپنے فتاویٰ پھر امام ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

لا یعلم ذالک استقلا لا وعلم احاطة بکل المعلومات الا اللہ و اما المعجزات والکرامات [حصلت] فباعلام اللہ [للانبیاء والاولیاء] لھم علمت و کذا ما علم باجراء العادة. (۱)

یعنی آیت میں غیر خدا سے نفی علم غیب کے یہ معنی ہیں کہ غیب اپنی ذات سے بے کسی کے بتائے جاننا اور ایسا علم کہ جمیع معلوماتِ الٰہیہ کو محیط ہو جائے یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں، رہے انبیاء کے معجزے اور اولیاء کی کرامتیں، یہاں تو اللہ عزوجل کے بتانے سے انہیں علم ہوا ہے یونہی وہ باتیں کہ عادت کی مطابقت سے جن کا علم ہوتا ہے۔

مخالفین کا استدلال محض باطل وخیال محال ہونا تو یہیں سے ظاہر ہو گیا، مگر فقیر نے اپنے رسائل میں ثابت کیا ہے کہ یہ استدلال ان ضلال کے خود اقراری کفر وضلال کا تمغہ ہے، نیز انہیں میں روشن بیان کیا ہے کہ خلق کے لئے ادعائے علمِ غیب پر فقہا کا حکمِ کفر بھی درجہ اولائے حقیقت حق میں اسی صورت علم ذاتی اور درجہ اخرائے طرزِ فقہا میں علم مطلق بمعنی مرقوم (۲) کے ساتھ مخصوص ہے، جیسا کہ محققین کے کلام میں منصوص ہے۔

بکر پر مکر کا وہ زعمِ مردود جس میں حضور علیہ السلام کی نسبت (کچھ نہیں جانتے) کا لفظ ناپاک ہے، وہ بھی کلمہ کفر وضلال بیباک ہے۔ بکر نے جس عقیدے کو کفر وشرک کہا اور اس کے رد میں یہ کلام بدفرجام (۳)

---

(۱) (الفتاوی نووی ۱۷۳، الفتاوی الحدیثیه ۳۱۳)

(۲) لکھا گیا، لکھا ہوا۔ (۳) انتہائی برا کلام، یعنی ایسی بات جو انتہائی بری ہے

بکا، خود اسی میں تصریح ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو حضرت حق جل شانہ نے یہ علم عطا فرمایا ہے۔

لاجرم بکر کی یہ نفی مطلق شاملِ علم عطائی بھی ہے اور خود بعض شیاطین الانس کے قول سے استثناء بھی اس تعمیم پر دلیلِ جلی ہے کہ اس قول میں خواہ یوں اور خواہ یوں، دونوں صورت پر حکمِ شرک دیا ہے۔ اب اس لفظ قبیح کے کلمہ کفرِ صریح ہونے میں کیا تامل ہوسکتا ہے۔ قرآن عظیم کی روشن آیتوں کی تکذیب بلکہ سارے قرآن کی تکذیب، رسالت نبی ﷺ کا انکار بلکہ نبوتِ تمام انبیاء کا انکار، سید عالم ﷺ کی تنقیص مکان بلکہ رب العزۃ جلالہ کی توہینِ شان۔ ایک دو کفر ہوں تو گنے جائیں۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

یوں ہی اس کا قول بدتر از بول کہ ,,اپنے خاتمے کا بھی حال معلوم نہ تھا،، صریح کلمہء کفر وخسار اور بے شمار آیاتِ قرآنیہ واحادیث متواترہ کا انکار ہے آیہ کریمہ ﴿لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ﴾(۱) مع حدیث صحیحین بخاری ومسلم کے، بحمد اللہ ان مردودوں کی خاص صفراشکنی کیلئے اُتری اور مروی مدون ہوئی اوپر گذری، بعض اور سنیے،

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :

﴿وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی﴾(۲)

اے نبی! بیشک آخرت تمہارے لیے دنیا سے بہتر ہے۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :

﴿وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی﴾(۳)

بیشک نزدیک ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا عطا فرمائیگا کہ تم راضی ہوجاؤ گے۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :

﴿یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَ بِاَیْمَانِھِمْ﴾(۴)

جس دن اللہ رسوانہ کرے گا نبی اور ان کے صحابہ کو ان کا نور ان کے آگے اور داہنے جولان کرے گا

(۱) (پ ۲۶، سورۃ محمد آیت ۲) (۲) (پ ۳۰، سورۃ الضحی آیت ۴)
(۳) (پ ۳۰، سورۃ الضحی آیت ۵) (۴) (پ ۲۸، سورۃ التحریم آیت ۸)

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : ﴿عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (۱)

قریب ہے کہ تمارا رب تمہیں تعریف کے مکان میں بھیجے گا۔ جہاں اولین وآخرین سب تمہاری حمد کریں گے۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : ﴿تَبٰرَکَ الَّذِیْ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَکَ خَیْراً مِّنْ ذَالِکَ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ یَجْعَلُ لَّکَ قُصُوْراً﴾ (۲)

بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اپنی مشیت سے تمہارے لیے اس خزانہ و باغ سے (جس کی طلب یہ کافر کر رہے ہیں) بہتر چیزیں کر دیں جنتیں جن کے نیچے نہریں رواں اور وہ تمہیں بہشت بریں کے اونچے اونچے محل بخشے گا۔

علی قراۃ الرفع قراۃ بن کثیر و ابن عامر و روایۃ ابی بکر عن عاصم . الی غیر ذلک من الآیات.

اور احادیثِ کریمہ میں تو جس تفصیلِ جلیل سے حضور اقدس ﷺ کے فضائل وخصائص وقتِ وفاتِ مبارک و برزخ مطہر وحشر منور وشفاعت وکوثر وخلافتِ عظمی وسیادتِ کبری ودخولِ جنان ورویت رحمان وغیرہا وارد ہیں، انہیں جمع کیجیے تو ایک دفتر طویل ہوتا ہے یہاں صرف ایک حدیث تبرکاً سن لیجیے۔

جامع ترمذی شریف میں انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجاً اِذَا بُعِثُوْا، وَ اَنَا قَآئِدُهُمْ اِذَا وُفِدُوْا، وَاَنَا خَطِیْبُهُمْ اِذَا اُنْصِتُوْا وَاَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَیِسُوْا، لِلْکَرَامَةِ وَالْمَفَاتِیْحُ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَاَنَا اَکْرَمُ وَلَدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ یَطُوْفُ عَلٰی اَلْفُ خَادِمٍ کَاَنَّهُمْ

جب لوگوں کا حشر ہوگا تو سب سے پہلے میں مزارِ اطہر سے باہر تشریف لاؤں گا، اور میں ان کا قائد ہوں گا جب وہ وفد بن کر آئیں گے، اور جب وہ سب دم بخود ہوں گے تو میں ان کا خطبہ خواں ہوں گا، اور جب وہ روکے جائیں گے میں ان کا شفاعت خواہ ہوں گا، اور جب

(۱)(پ ۱۵، سورۃ الاسراء ۷۹) (۲)(پ ۱۸ سورۃ الفرقان آیت ۱۰)

وہ ناامید ہوں گے تو میں ان کا بشارت دینے والا ہوں گا، عزت دینا، اور تمام کنجیاں اس دن میرے ہاتھ ہوں گی، بارگاہ عزت میں میری عزت تمام اولاد ادم سے زائد ہے ہزار خدمت گار میرے ارد گرد طواف کریں گے گویا وہ گرد وغبار سے پاکیزہ انڈے ہیں محفوظ رکھے ہوئے جگمگاتے موتی ہیں بکھیرے ہوئے

بَیْضٌ مَکْنُوْنٌ اَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ۔(۱)

بالجملہ بکر پر مکر کے گم راہ وبددین ہونے میں اصلاً شبہ نہیں اور اگر کچھ نہ ہوتا تو صرف اتنا ہی کہ تقویۃ الایمان پر جو حقیقتاً تفویۃ الایمان ہے اس کا ایمان ہے، یہی ان کا ایمان سلامت نہ رکھنے کو بس تھا، جیسا کہ فقیر کے رسالہ ,,الکوکبۃ الشھابیۃ وغیرہا کے مطالعہ سے ظاہر ہے:

اِذَا کَانَ الْغُرَابُ دلیلَ قَوْمٍ　　سَیَھْدِ یْھِمْ طَرِیْقَ الْھَالِکِیْنَا

جب کسی قوم کا رہبر کوا ہو تو وہ اس کو ہلاکت کی راہ پر ڈال دے گا

والعیاذ باللہ تعالی .

رہا وہ ذریتِ شیطان کے اپنے اس برزگِ لعین کے علم ملعون کو علمِ اقدس حضور پر نور عالم ماکان وما یکون صلی اللہ علیہ وسلم سے زائد کہے، اس کا جواب اس کفرستان ہند میں کیا ہوسکتا ہے انشاء اللہ القھار روز جزا وہ ناپاک نانہجار اپنے کیفر کفری گفتار کو پہنچے گا﴿وَ سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ﴾

اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کونسی کروٹ پر پلٹا کھائیں گے

یہاں اسی قدر کافی ہے کہ یہ ناپاک کلمہ صراحتاً محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عیب لگانا ہے۔

(۱)(أخرجہ الترمذي في الجامع ۲/۲۰۱، والدارمي في السنن ۱/۳۹_۴۰، وابو یعلی في مندہ ۱/۱۴۷، والخلال في السنۃ ۱/۲۰۸، والقزویني في التدوین ۱/۲۳۴، والأصبھاني في الدلائل ۱۳، والدیلمي في الفردوس ۱/۷۹(۱۲۰)، وذکرہ ابن کثیر في تفسیرہ ۴/۸، والتبریزي في المشکاۃ في الفضائل، درمنثور ۶/۳۰۱)

اور حضور ﷺ کو عیب لگانا کلمہ ءکفر نہ ہوا تو اور کیا کلمہ ءکفر ہوگا۔

﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾

اور جو لوگ رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دُکھ کی مار ہے

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّلَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾

جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کو اللہ تعالی نے ان پر لعنت فرمائی ہے دنیا اور آخرت میں ان کے لئے تیار کر رکھی ہے ذلت والی مار۔

شفائے امام اجل قاضی عیاض اور شرح علامہ شہاب خفاجی مسمی بہ نسیم الریاض میں ہے:

جميع من سب النبى ﷺ او شتمه اى عابه هو اعم من السب فان من قال فلان اعلم منه ﷺ فقد عابه و نقصه و ان لم يسبه (فهو ساب والحكم فيه حكم الساب) من غير فرق بينها (لا نستشنى منه) (فصلا) اى صورة (ولا نمترى) فيه تصريحا كان او تلويحا و هذا كله اجماع من العلماء و ائمة الفتوى من لدن الصحابة رضى الله تعالى عنهم الى هلم جرا ، اه مختصرا .(١)

یعنی جو شخص نبی ﷺ کو گالی دے یا حضور کو عیب لگائے اور یہ گالی دینے سے عام تر ہے کہ جس نے کسی کی نسبت کہا کہ فلاں کا علم نبی ﷺ کے علم سے زیادہ ہے اس نے ضرور حضور کو عیب لگایا حضور کی توہین کی اگرچہ گالی نہ دی یہ سب گالی دینے کے حکم میں ہے ان کے اور گالی دینے والے کے حکم میں کوئی فرق نہیں نہ ہم اس سے کسی صورت کا استثنا کریں نہ اس میں شک وتردد کو راہ دیں صاف صاف کہا ہو یا کنایہ سے، ان سب احکام پر تمام علماء اور آئمہ فتوی کا اجماع ہے کہ زمانہ ءصحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم سے آج تک برابر چلا آیا ہے۔

نسئل الله العفو والعافية في الدنيا والاخرة و نعوذ به من الحور بعد الكور و لا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم و صلى الله تعالى على سيد المرسلين محمد و اله و صحبه اجمعين و الحمد لله رب العالمين . والله سبحانه و تعالى اعلم.

---

(١) (نسيم الرياض ٣٣٥/٤، ٣٣٦)

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اس سوال کے درود پر ایک مبسوط کتاب بحر عباب منقسم بہ چار باب مسمی بہ نام تاریخی ,,مالیء الجیب بعلوم الغیب،، کی طرح ڈالی۔

باب اول : نصوص یعنی فوائد جلیلہ ونفائس جزیلہ کہ ترصیف دلائل اہلسنت کے مقدمات ہوں اور تذبیفِ اوہام نجدیت کے ممہدات۔

باب دوم : نصوص یعنی اپنے مدعا پر دلائل جلائل قرآن وحدیث واقوال آئمہ قدیم وحدیث

باب سوم : عموم وخصوص کہ احاطہٴ علومِ محمدیہ میں تحریر محل نزع کرے اور مقام ومرام سے مذخرفاتِ نجدیہ کی محض بیگانگی کا ثبوت دے۔

باب چہارم : قطع النصوص یعنی اس مسئلے میں تمام مہملات نجدیہ ءنو وکہن کی سرفگنی وتکبر شکنی، مگر فصوص ونصوص کے ہجوم ووفور نے ظاہر کر دیا کہ اطاعت تا حد ملالت متوقع، لہذا باذن اللہ تعالی نفع عامہ کے لئے اس بحر ذخار سے ایک گوہر شہوار لامع الانوار گویا خزائن الاسرار سے درمختار مسمی بہ نام تاریخی ,,**اللؤلؤ المکنون في علم البشیر ما کان و ما یکون**،، چن لیا جس نے جمع وتلفیق کے عوض نفع وتحقیق کی طرف بحمد اللہ زیادہ رخ کیا۔ اس کے ایک ایک نور نے نور السموات والارض جل جلالہ کے عون سے وہ تابشیں دکھائیں کہ ظلماتِ نجدیت باطلہ وولہابیتِ عاطلہ دود ساں کافور ہوتی نظر آئیں یہ چند حرفی فتوی کہ اس کے لمعات سے ایک مختصر شعشہ اور بلحاظ تاریخ بنام ,, **انباء المصطفے بحال سرو اخفی**،، مسمی ہے۔ اس کے تمام اشارات خفیہ کا بیان مفصل اسی پر محمول ذی علم ماہر تو ان ہی چند حروف سے انشاء اللہ تعالی سب خرافات وجزافاتِ مخالفین کو کیفر چشانی کر سکتا ہے مگر جو صاحب تفصیل کے ساتھ دست نگر ہوں بعونہ تعالی رسائل مزکورہ کے لآلی متلالی سے بہرہ ور ہوں۔ حضرات مخالفین سے بھی گذارش ہے کہ اگر توفیقِ الہی مساعدت کرے یہی حرفِ مختصر ہدایت کرے تو ازیں چہ بہتر، ورنہ اگر بوجہ

کوتاہی فہم وغلبۂ وہم وقلت تدرب وشد تعصب اپنی تمام جہالاتِ فاحشہ کی پردہ دری ان مختصر سطور میں نہ دیکھ سکیں، تو اسی مہر جہاں تاب کا انتظار کریں، جو یہ عنایتِ الٰہی واعانت رسالت پناہی ﷺ ان کی تمام ظلمتوں کی صبح کردے گا۔ ان کا ہر کاسۂ سوال آب زلال ردوابطال سے بھر دے گا۔

الا ان موعدهم الصبح اليس الصبح بقريب

وما توفيقي الا بالله عليه توكلت و اليه انيب .

کیا فائدہ کہ اس وقت آپ کی خوابِ غفلت کچھ ہذیات کا رنگ دکھائے اور جب صبحِ ہدایت افقِ سعادت سے طالع ہو تو کھل جائے کہ

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو بکا افسانہ تھا

معہ ہذا طائفہ ارانب وثعالب کو یہی مناسب کہ جب شیر ژیاں کو چہل قدمی کرتا دیکھ لیں سامنے سے ٹل جائیں، اپنے اپنے سوراخوں میں جان چھپائیں، نہ یہ کہ اس وقت اس کے خرم زم پر غرہ ہو کر غرائیں، اس کی آتشِ غضب کو بھڑکائیں اپنی موت اپنے منہ بلائیں۔

نصیحت گوش کن جاناں که از جاں دور تر خواهند

شغالان هزیمت مند خشم سیر هیجارا

اقول قولی هذا و استغفر الله لی و لسائر المؤمنین والمؤمنات والصلوات الزاكيات والتحيات الناميات على سيدنا محمد نبى المغيبات مظهر الخفيات و على اله و صحبه الاكارم السادات والله سبحانه تعالى اعلم وعلمه جل مجده و اتم احكم .

عبده المذنب احمد رضا البريلوى

كتبه

عفى عنه بمحمد ن المصطفے النبى الامى صلى الله تعالى عليه وسلم